اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ○ (البقرہ 196)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

عشق ومستی کا سفر:۔

دنیا کے سفر تجارت وسیر وسیاحت کیلئے ہوتے ہیں لیکن اللہ کے گھر کا سفر عشق ومستی کا سفر ہے اس میں ہر بندہ اپنی کیفیت کے ساتھ آتا ہے کیونکہ اس سفر کا تعلق روح کے ساتھ ہے اسی لئے احرام باندھنا ضروری ہے کہ محبوب سے ملنے کیلئے آنا ہے تو امیری غریبی کو ختم کر کے اور زیب وزینت کو ختم کر کے ایک ہی لباس میں حاضری دو۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز   قبلہ رخ ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز   نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے   تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

یہاں پہنچ کر سب ایک ہوجاتے ہیں لباس کا فرق اسٹیٹس (**Status**) یہاں سب ختم ہوجاتا ہے۔

حالت احرام میں چہرہ کا پردہ:۔

جو لباس عورتوں نے پہنا ہو وہی ان کا احرام ہے لیکن چہرے کو کپڑا نہیں لگنا چاہیے صحابیاتؓ بتاتی ہیں ہم کھجور کے پتوں سے بنا ہوا پنکھا سا ہوتا تھا وہ اپنے سر پر رکھ لیتی تھیں تا کہ ہماری چادر چہرے سے ذرا ہٹ کے رہے اور کپڑا چہرے سے نہ لگے۔اس طرح چہرے کا پردہ بھی ہوجاتا ہے۔کیونکہ اللہ کے گھر میں تو اور زیادہ پردہ کی پابندی ضروری ہے۔تو مرد کا احرام دو چادریں،خوشبو منع،ناخن کاٹنا،میل کچیل

دور کرنا، شکار کھیلنا یہ سب چیزیں حج وعمرہ میں منع ہیں۔

مرغ دل را گلشن بہتر زکوئے یار نیست   طالب دیدار را ذوق گل و گلزار نیست

جو دیدار کا طالب ہوتا ہے اس کو گل وگلزار سے کیا واسطہ؟

تلبیہ اللہ کو محبوب ہے:۔

اس گھر کی طرف چلتے ہوئے زبان پر ایک ہی نغمہ ہو لبیک اللھم لبیک حاظر ہوں اے میرے پروردگار! میں حاظر ہوں، جب آپ ﷺ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جانے لگے تو جبرئیل علیہ السلام خصوصی طور پر اللہ کا پیغام لے کے آئے کہ آپ ﷺ صحابہ کو حکم دیں کہ تلبیہ اونچی آواز سے پڑھیں یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے البتہ عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔ صحابہ کرامؓ فرماتے تھے کہ ہم تلبیہ اتنا زیادہ پڑھتے تھے کہ ہمارے منہ خشک ہو جایا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ چار بندے ایسے ہیں کہ جن کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ پر اللہ تعالیٰ بستی پر آنے والے عذاب کو ٹال دیتے ہیں۔ ایک ،مؤذن جب اذان میں اللہ اکبر کہتا ہے دوسرا مجاہد جب اللہ کے راستے میں نعرہ لگاتے ہوئے اللہ اکبر کہتا ہے اور تیسرا کوئی بچہ جب قرآن مجید پڑھنے کے لئے بسم اللہ پڑھتا ہے اور چوتھی بات جب کوئی محرم احرام کی حالت میں لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْك کہتا ہے۔

طواف ایک فطری عمل ہے:۔

طواف کرنا دیکھنے میں عجیب سا عمل لگتا ہے لیکن فطرت میں اس کی نشانی ہے کہ جب شمع جلائیں تو پروانے اس کے گرد گھومنا شروع کر دیتے ہیں۔ صرف انسان ہی نہیں بلکہ ساری مخلوق طواف کے عمل میں لگی ہوئی ہے سیارے سورج کے گرد گھوم رہے ہیں اگر باریک اسکیل پر چلے جائیں تو یہ زمین مادے سے بنی اور مادے کا جو بنیادی یونٹ ایٹم ہے ایٹم میں ایک نیوکلیرس ہوتا ہے اور نیوکلیرس کے گرد الیکٹرون گھومتے

ہیں اور سورج کو زمین کے حساب سے تو ساکن کہیں گے لیکن گلیکسی کے حساب سے وہ کسی گلیکٹک سنٹر کے گرد گھوم رہا ہے اور گلیکسی کسی اور سینٹر کے گرد گھوم رہی ہے الغرض ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر چیز طواف کی حالت میں ہے۔

ستاروں کا نظام طواف:۔ حضرت امریکہ کے ایک اسپیس میوزیم میں علمی نقطہ نظر سے ڈوکیومینٹری دیکھنے گئے وہاں ایک ایمپوریم کے اندر آسمان کے ستارے دکھائے جا رہے تھے اور ان کے مختلف نام بتائے گئے پھر انہوں نے بتایا کہ اگر کوئی بندہ سمندر، صحرا یا جنگل میں راستہ بھول جائے تو وہ ان ستاروں کی طرف دیکھ کر سمت اور وقت کا تعین کرسکتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے "وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ" (النّحل 16) اور ستاروں سے وہ راہنمائی پاتے ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ڈوکیومینٹری دیکھ کر مجھے یاد آیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو والد صاحب رات کو تہجد کیلئے اٹھتے تو بار بار آسمان کی طرف دیکھا کرتے وہ ستاروں کی مدد سے اندازہ لگا لیتے کہ اب کتنا وقت ہوا ہے۔ یہی بات ان لوگوں نے سائنس کا نام دیکر کر دی۔ آخر میں انہوں نے ایک عجیب بات کہی کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ ستارے ساکن ہیں اور کچھ متحرک ہیں یہی غلط فہمی ہے آسمان کے سارے ستارے متحرک ہیں لیکن ایک ستارہ ہے جو پوری کائنات میں اپنی جگہ پر ساکن ہے پھر جو انہوں نے سپیڈ بڑھا کر دکھائی تو پتہ چلا کہ ایک ستارہ سینٹر میں ایک جگہ تھا اور اس کے گرد سارے کھربوں کھرب ستارے گھوم رہے تھے تو حضرت نے فرمایا کہ اس وقت میرے ذہن ایک بات آئی کہ حدیث پاک میں کا مفہوم ہے کہ ایک کعبہ آسمانوں پر بھی ہے اس کو بیت المعمور کہتے ہیں اور وہ فرشتوں کا کعبہ ہے یہ دونوں اس طرح اوپر نیچے ہیں کہ اگر بالفرض بیت المعمور سے کوئی پتھر پھینکیں تو وہ زمین پر جہاں آ کر گرے گا وہ بیت اللہ کی جگہ ہوگی تو کہیں ایسا تو نہیں کہ

یہ ستارا جو ہمیں نظر آ رہا ہے یہ بیت المعمور ہو،تو آسمان پر اس کے گرد فرشتے طواف کر رہے ہیں اور اگر خلاء میں دیکھیں تو انہیں تجلیات کے گرد جتنے کھربوں کھرب ستارے ہیں وہ سارے کے سارے اس کے گرد طواف کر رہے ہیں۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

سب اللہ کے چاہنے والے،ساری مخلوق ان کی تجلیات کے گرد طواف کر رہی ہے۔

اہم ترین عبادت:۔

طواف یہاں کی سب سے اہم عبادت ہے اللہ تعالیٰ کی ایک سو بیس تجلیات نازل ہوتی ہیں رحمتیں ہر وقت نازل ہوتی ہیں جن میں زیادہ تجلیات طواف کرنے والوں کے اوپر نازل ہوتی ہیں طواف ایسی عبادت ہے کہ جو دنیا میں کسی اور جگہ ممکن نہیں ہے۔

ایک شخص نے قسم کھالی کہ میں ایسی عبادت کروں گا جو دنیا میں کوئی بھی نہ کر رہا ہو تو امام الاعظمؒ کے پاس جب اپنا مسئلہ رکھا تو انہوں نے فرمایا کہ حرم میں جا کر لوگوں کی منت سماجت کرنا کہ وہ تھوڑی دیر کیلئے رک جائیں اور تم اکیلے طواف کر لینا،کیونکہ اس وقت کوئی اور یہ عبادت نہیں کر رہا ہوگا تو تمہاری قسم پوری ہو جائے گی۔

پرندوں کا طواف:۔

پرندے بھی آ کر بیت اللہ کی تجلیات کے گرد چکر لگاتے ہیں چنانچہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے کبوتروں کو دیکھا کہ ان کا غول آیا اور وہ غول اسی طرح بیت اللہ کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ایک مرتبہ ایک بلی کو طواف کرتے دیکھا گیا یہ طواف صرف فرض نماز کے وقت رکتا ہے ورنہ تراویح کی نماز کے دوران بھی طواف جاری رہتا ہے۔

شمع کے گرد پروانے:۔

بیت اللہ کا طواف دن رات چلتا رہتا ہے ایک مرتبہ بارش کا ر پانی اتنا اکٹھا ہو گیا کہ بیت اللہ میں سیلاب آ گیا تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے بندے بھیج دیئے کہ جتنے دن پانی رہا وہ تیر کر طواف کرتے رہے۔

افغانی بزرگ کا نان سٹاپ طواف:۔

ایک معذور افغانی بزرگ ہر وقت وہیل چئیر پر بیٹھے سر جھکائے ہوئے طواف کرتے رہتے اور ان کو ہر وقت کوئی نہ کوئی طواف کرواتا رہتا حتی کہ اگر کوئی بندہ ان کی وہیل چئیر کو نہ دھکیلتا تو کوئی عورت دھکیل رہی ہوتی یا پھر پولیس والا ان کو طواف کرواتا اور وہ نان اسٹاپ طواف کرتے چلے جاتے اور اگر ان کی وہیل چئیر کو کوئی بھی نہ دھکیل رہا ہوتا تو وہی خود ہی اپنے پاؤں کو تھوڑا سا زمین پر رکھ کر گھسٹتے رہتے۔

روزانہ ستر طواف کا معمول:۔

ایک بزرگ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ روزانہ ستر طواف کیا کرتے یعنی بیت اللہ شریف کے چار سو نوے چکر جو کہ تقریباً بارہ تیرہ کلومیٹر بنتے ہیں اور ہر طواف کی نفلوں کو شمار کریں تو ایک سو چالیس نفلیں بھی روزانہ پڑھا کرتے۔

کچے راستے کے پکے مسافر:۔

ہمارے اکابرین بڑی محنتوں کے بعد آتے تھے پہلے زمانے میں حج کا سفر چھ مہینوں کا ہوتا تھا رمضان سے پہلے سفر شروع ہوتا رمضان سمندر میں گزارتے اور بڑی مشقتوں سے سفر طے ہوتا اب تو گھنٹوں میں سفر طے ہوتا ہے پہلے زمانے میں راستے کچے تھے لیکن مسافر پکے تھے۔

آج کی سہولتیں:۔

مرشد عالمؒ فرماتے تھے کہ ہم جب بحری راستے سے جدہ پہنچتے تو وہاں تین دن تک ہمیں جہاز سے ہی نہ اترنے دیتے کہ کہیں کوئی وائرس ہی نہ اس ملک میں داخل ہو جائے۔اور آج تو جہاز لینڈ کرتا ہے تو چار پانچ گھنٹوں کے اندر ہم مکہ مکرمہ پہنچ جاتے ہیں اور پھر سہولیات بھی بڑی بڑھ گئی ہیں پہلے لوگ اونٹوں پر جاتے تھے اور ساتھ اونٹوں پر پانی بھی بھرا ہوتا وضو کا،طہارت کا اور پینے کا پانی ٹنوں کے حساب سے تو پانی ہی ساتھ ہوتا تھا اور اب تو ائیر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں سارا سفر طے ہوتا ہے اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوتا ہے۔لیکن اس وقت تقویٰ زیادہ تھا۔

کعبہ کی دید ہی ہماری عید:۔

کسی نے بزرگ سے پوچھا کہ حضرت عید کب ہوگی؟ فرمایا کہ بھائی جب دید ہوگی تب عید ہوگی۔یعنی محبوب کی دید ہی ہماری عید ہے۔جب وہ کعبہ کو دیکھ لیتے تو ان کی عید ہو جایا کرتی تھی۔

سولہ دن میں سولہ قرآن:۔

حضرت مرشد عالمؒ فرماتے ہیں کہ 1930ء سے پہلے بڑی غربت تھی مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ پہنچنے تک سولہ دن لگتے تھے آج کل تو پانچ چھ گھنٹے لگتے ہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں میں نے سولہ دن میں سولہ مرتبہ قرآن مجید مکمل کیا۔

دیہاتی کی شدید بھوک:۔

حضرت مرشد عالمؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف سفر کرتے ہوئے ہم نے راستے میں پڑاؤ ڈالا تو ایک بوڑھے دیہاتی نے آکر کہا کہ مجھے بھوک لگی ہے میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ اسکے لئے کچھ کھانا بنادو تو میری اہلیہ نے پانی اور آٹا نکالا کہ روٹی پکا کر دے تو اس نے جیسے پانی اور آٹا

دیکھا تو جگ میں سے پانی ایک پیالے میں نکالا اور ایک مٹھی آٹے کی اس میں ڈال کر اس کو ہلا یا اور پی گیا پھر کہنے لگا اب میں روٹی پکنے کا انتظار کرسکتا ہوں اسے اتنی شدید بھوک لگی تھی۔

تربوز کے چھلکوں کی قدر:۔

حضرت مرشد عالمؒ فرماتے ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ میں رہتے تو جب ہم تربوز یا خربوزے کے چھلکے پھینکتے تو بچے جھپٹتے اور کھا جاتے اور بعض گھروں میں لے جاتے تو ان کی والدہ چھلکوں کو کاٹ کا سالن بنا لیتی۔ ایک دن میں نے دو تین خربوزے خریدے اور بچوں میں تقسیم کر دیئے تو ان میں سے ایک بچے نے بڑی عجیب بات کی کہ ہم حضور ﷺ کے احسان مند ہیں اگر وہ یہاں تشریف نہ لاتے تو آج ہمیں تربوز کھانا نصیب نہ ہوتا؟ آپ ﷺ کی برکت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور ہمیں تربوز کھانے کو مل جاتا ہے۔

بچہ کے دل میں بیت اللہ کی محبت:۔

حضرت مرشد عالمؒ فرماتے ہیں کہ وہاں ہمارے خیمہ میں ایک بچہ آتا اور میری اہلیہ اس کو کھانے پینے کو کچھ دے دیتی جب ہمارے جانے کا وقت قریب ہوا تو وہ بڑا اداس ہو گیا تو میری اہلیہ نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو یہاں بجلی نہیں ہے اتنی گرمی ہے وہاں ہر چیز ہے کھانا اچھا ہے ہم آپ کو پڑھائیں گے اچھے کپڑے پہنائیں گے کیا ہمارے ساتھ چلو گے؟ تو اس بچے نے بیت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ کیا وہاں بیت اللہ ہے؟ تو اہلیہ نے کہا کہ نہیں تو بچے نے جواب دیا کہ اگر وہاں بیت اللہ نہیں تو پھر مجھے وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پہلے راستے کچے ہوتے تھے لیکن مسافر پکے ہوتے تھے۔

اپنا وقت کیسے گزاریں:۔

سالم بن عبداللہ ایک بزرگ تھے دوران طواف ان کو حاکم وقت نے پوچھا کہ میرے لائق کوئی کام ہو تو بتائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ بھائی حرم میں ہوتے ہوئے آپ سے کیا مانگوں؟ تو جب حضرت حرم

سے نکلے تو وہ انتظار میں تھا کہنے لگا حضرت اب بتائیں میں آپ کیلئے کیا کرسکتا ہوں؟ حضرتؒ نے فرمایا کہ بتاؤ میں آپ سے دین مانگوں یا دنیا؟ تو وہ سوچنے لگا پھر اس نے کہا حضرت مجھ سے کوئی دنیا کی چیز مانگیں تو حضرتؒ نے فرمایا کہ جس پروردگار نے دنیا کو بنایا اس سے میں نے دنیا کبھی نہیں مانگی تو آپ سے کیا مانگوں گا؟ وہ حضرات جب بیت اللہ شریف کا سفر کرتے تو راستے میں ہزاروں لوگ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے تھے اور آج ہم لوگ خود ہی عمرے سے واپس آکر پکے مسلمان نہیں بنتے۔

کعبہ بھی گئے پر نہ گیا عشق بتوں کا زمزم بھی پیا پر نہ بجھی آگ جگر کی

عشق مجازی کی آگ بجھانے کیلئے نفس پر چھری پھیرنی پڑتی ہے اور لات منات کو توڑنا پڑتا ہے

تَرَكْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى جَمِيْعًا كَذٰلِكَ يَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِيْرُ

بصارت رکھنے والا ہر انسان ایسے ہی کیا کرتا ہے کہ بتوں کو توڑ ڈالتا ہے۔

اچھی کیفیات کے ساتھ طواف کریں پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ ضرور راستے کھولیں گے۔ طواف داہنی طرف سے شروع کیا جاتا ہے اور زمین بھی اپنے محور کے گرد دائیں سے بائیں گھوم رہی ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا کہ ہر اچھے کام کو دائیں طرف سے شروع کرو اور اسی لئے اگر مجلس میں بہت سارے لوگ ہوں تو جو سر حلقہ ہے اس کو پہلے پانی پلاؤ اور پھر اس کے دائیں طرف سے سب کو پلانا شروع کرو۔ اللہ تعالیٰ یمین کو پسند فرماتے ہیں۔ طواف کے دوران جو دعائیں مانگیں گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا چھوٹے نا الٰہی اب سنگ در جاناں نا

اس در کو پکڑا ہے اے اللہ، اب اس در کو چھوڑنا نہیں چاہتا، اب تیرے ہی در پر جھکیں گے۔

تمہیں سے مانگیں گے تمہیں دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

تو طواف کے دوران اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور اپنی نگاہ کی حفاظت کریں غیر محرم کے کپڑے پر بھی نظر نہ پڑے،اس طرح ایک خاص کیفیت میں ہر چیز سے ہٹ کٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر طواف کریں۔

مرد وعورت کا طواف ایک ساتھ کیوں؟

شریعت نے مرد وعورت کی تفریق ایسے کی کہ عورت عورتوں میں رہے اور مرد مردوں میں رہے چنانچہ نمازوں میں بھی مردوں کی صفیں آگے اور عورتوں کی پیچھے بنیں۔حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھاتے تو باب النساء بالکل پیچھے تھا تو آپ ﷺ نماز کے بعد تھوڑی دیر کیلئے ذکرواذکار فرماتے تھے تاکہ اس دوران جو عورتیں حاضر ہوتیں وہ پہلے چلی جاتی تھیں اور بعد میں مرد نکلا کرتے۔ صحابیاتؓ فرماتیں کہ ہمیں اگر گلی سے گزرنا ہوتا تو ہم گلی کے اتنے کنارے پر چلتیں کہ ہمارے برقع چادروں کے کپڑے دیوار کے ساتھ پھنس جایا کرتے۔اب جب یہ اصول ہے تو پوری شریعت میں تو یہی اصول طواف میں بھی ہوسکتا تھا کہ اوقات کی تعیین ہو جاتی مردوں اور عورتوں کے اوقات مخصوص ہو جاتے۔یہاں انہیں اکٹھا کیوں کیا گیا تو پہلی بات تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو حرم بنایا اور حرم کی وجہ سے اس کی عزت اتنی بڑھائی کہ باہر تم گناہ جب تک کر نہ لو تب تک سزا نہیں دیں گے مگر حدود حرم میں تم گناہ کا دل میں ارادہ بھی کرو گے تو بھی ہم تمہیں سزا دیں گے ''ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ''اور دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ مرد اور عورتیں میرے گھر کا طواف کرنے کے لئے آئے ہیں تو اب یہ میری محبت میں اتنا ڈوب کر طواف کریں کہ ان کو ایک دوسرے کا دھیان ہی نہ رہے۔

رخ زیبا کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں ادھر آتا ہے یا دیکھیں ادھر جاتا ہے پروانہ

اللہ رب العزت نے بھی یہی معاملہ کر دیا کہ کس کا دل کہاں اٹکا ہے؟ مخلوق میں یا خالق میں۔تم میری محبت کے متلاشی بن کے آئے ہو تو میں تمہیں ٹیسٹ تو کروں کہ اکٹھے طواف کرتے ہوئے مرد اپنی

مردانگی اور عورتیں اپنی نسوانیت بھولتی ہیں کہ نہیں۔ جب یہ دونوں اپنی اپنی جگہ روتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو شاید یہ منظر دکھاتے ہوں کہ دیکھو تم تو کہتے تھے کہ یہ فساد مچائیں گے خون بہائیں گے میرے ان بندوں کو بھی دیکھ لو جو تمام نفسانی جسمانی تقاضے رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو بھول کر میرے گھر کا طواف کر رہے ہیں۔

فرشتوں کو دکھانا تھا بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

میرے ایسے بندے بھی ہوتے ہیں کہ آنکھ اٹھا کر دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں لیکن دیکھتے نہیں اور معافیاں مانگ رہے ہیں کہ ''رَبِّ اغْفِرْ رَبِّ اغْفِرْ'' ان کو اتنا تو پتہ ہے کہ ان کا کوئی پروردگار ہے۔

روحانی واشنگ مشین:۔

طواف کا عمل بھی عجیب عمل ہے واشنگ مشین میں کپڑے ڈال کو چند چکر لگوائیں تو میل کچیل دور ہو جاتی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ یہ کعبۃ اللہ بھی ایک بڑی واشنگ مشین ہے گناہوں سے گندے ہو کر بندے آتے ہیں اس کے گرد سات چکر لگاتے ہیں اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ دلوں کو صاف کر کے باہر نکال دیتے ہیں دلوں کیلئے یہ ایک روحانی مشین بنا دی، کہ میرے بندو تم لتھڑے دلوں کو لے کر آؤ میں اس مشین کے گرد سات چکر لگاؤ تو تمہاری میل کچیل ساری دھو دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح محبت کے ساتھ اچھے انداز سے طواف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ